20607-دیور کی وجہ سے عائلی مشکلات

سوال

میرے خاوند کا بھائی ہر وقت ہمارے گھر میں ہی رہتا ہے یا پھر خاوند سے ٹیلی فون پر بات چیت کرتا یا اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے جاتا ہے ، میرے خاوند کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں کرسکتا ، اور یہ معاملہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ میں اب اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتی ، اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ میرے خاوند کو میری اور اولاد کی ذمہ داری سے دور ہٹا رہا ہے ۔

ہم اپنی اولاد کے ساتھ اچھی بھلی زندگی بسر کر رہے ہیں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ اپنی اولاد کے لیے جو چاہوں کروں ، لیکن مجھے اسی طرح یہ بھی پسند ہے کہ میرا خاوند ہمارے ساتھ ہو، لیکن اس کا بھائی ہماری لیے اس کی فرصت ہی نہیں دیتا ، اور جب ہم کہیں جائیں تو وہ ٹیلی فون پر اسے تلاش کرلیتا ہے ۔

اسی وجہ سے میرے اورخاوند کے مابین جھگڑا بھی ہوچکا ہے اس کے خیال میں میرے لیے کسی بھی کام میں نہ کرنا آسان ہے کیونکہ میں اسے معاف کردیتی اور کچھ نہیں کہوں گی لیکن وہ اپنے بھائی کے سامنے انکار نہیں کرسکتا کیونکہ اس کی بنا پر وہ اس سے ایک طویل عرصہ تک ناراض ہوجائے گا ۔

خاوند کے لیے واجب اورضروری تو یہ ہے کہ اگر وہ یہ چاہتا ہے کہ ہماری ازدواجی زندگی اچھی رہے تو وہ ہمارے ساتھ زیادہ تعلقات رکھے نہ کہ اپنے بھائی کے ساتھ ، ایک مسلمان عورت ہونے کے ناطے کیا میں اس سے اپنے حقوق سے بھی زیادہ کا مطالبہ کررہی ہوں ؟ یا کہ اسے اپنے بھائی کی سوچ ہم سے بھی پہلے آنی چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمدللہ

اول :

خاوند کو علم ہونا ضروری ہے کہ اللہ تعالی نے اس پر اس کی الاد کی تعلیم وتربیت
اوران کی ضروریات کا خیال رکھنا واجب کیا ہے ، اوراس پر یہ بھی واجب کیا ہے کہ وہ
اپنی بیوی سے حسن معاشرت اختیار کرتا ہوا اس کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھے ،
ان سب مسائل میں کسی بھی قسم کی کمی کوتاہی پر اللہ تعالی روزقیامت اس سے بازپرس
کرے گا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اے ایمان والو! اپنے آپ اوراپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اورپتھر ہیں ، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کے کسی بھی حکم

بھی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتے }۔التحریم (6)

۔

اورایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

۔{اوران عورتوں کے ساتھ اچھے اوراحسن انداز میں بودوباش اختیار کرو }۔النساء (19)۔

دوم :

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ ایسی کسی بھی چیز کواپنی زندگی میں داخل نہ ہونے دے جو اس کے اوراہل وعیال کی ضروریات میں دخل انداز ثابت ہو مثلا کوئی ایسا مسلسل عمل یا کوئی ایسی دوستی جواس کا وقت ضائع کرے یا پھر کوئی قریبی رشتہ دار جواس کا وقت بھی لے اوراس کے گھریلو معاملات میں بھی دخل اندازي کرے ۔

مسلمان اس دور میں تواتنا وقت بھی نہیں نکال سکتا کہ وہ اللہ تعالی کے واجب کردہ اعمال کوہی بجالائے ، توپھر اس پر یہ کس طرح آسان ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے اس وقت کوجوان واجبات کی ادائیگی کے لیے تھا کسی دوسرے کے ساتھ بلاحساب ہی ضائع کرتا پھرے ؟

سوم :

بیوی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاونداوراس کے گھروالوں میں تفریق نہ ڈالے ، اوریہ بھی اس کے لائق نہیں کہ وہ ان کے باربار آنے یا پھر خاوند سے ملنے کے لیے آنے پر جھگڑا کھڑا کردے ، لیکن اگرخاوند کے واجبات پر یہ اثرانداز ہو توپھر ہوسکتا ہے ۔

اوروالد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد پرکسی کو بھی ترجیح نہ دے نہ تو اپنے بھائی اورنہ ہی اورکسی قریبی کو، تواس لیے خاندانی تعلقات میں خاونداوراس کے بھائی اور نہ ہی اولاداوران کےچچاؤں کے درمیان ایک خلا پیدا کرنا صحیح نہیں ، اس لیے کہ لوگوں کے ساتھ ان کے تعلقات اوررحم ونرمی پر بہت ہی زیادہ اثر پڑے گا ۔

چہارم :

ہم فاضلہ بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ نرم رویہ رکھے، اور بھائی کے ساتھ تعلقات کے معاملہ میں اس کے سامنے جھگڑا نہ کرے، اور اپنی اولاد کے ذھنوں میں بھی اس کے بارہ میں بغض اور ناپسندیدگی پیدا نہ کرے۔

اور جب خاوند میں کوئی نقص دیکھیں کہ وہ شرعی واجبات میں کمی و کوتاہی سے کام لے رہا ہے تو اسے اچھے اور احسن انداز میں سمجھائے اور اس کا انکار کرے اور اس میں کسی بھی قسم کی شدت اور سختی نہیں ہونی چاہیے، اور اگر ضرورت پیش آئے تو اس میں بھی اشاروں کنایوں سے بات کریں نا کہ بالکل ہی صراحت کے ساتھ۔

ہم نے ان حالات میں دیکھا ہے کہ جو ایسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں، کہ خاوند کے گھر والے اور وہ خود کسی ضرورت کی بنا پر ایک ہی گھر میں رہتے ہیں، تو اس بنا پر ہم کہیں گے کہ جب خاوند اپنی بیوی سے اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات دیکھتا ہے تو وہ اپنی بیوی سے بھی اچھے اور احسن معاملات کرے گا۔

واللہ اعلم.